مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ
جولائی 2026

النداء

خدمتِ دین کی اہمیت

AN-NIDA MAGAZINE

مجلہ النداء شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا سنہ ۱۹۸۹

05
قال الرسول ﷺ

04
قال اللّٰہ

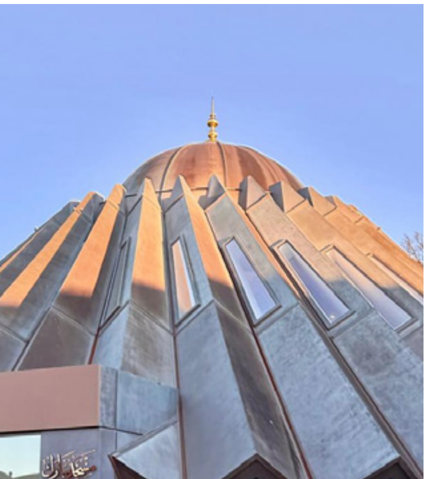

07
فرمان خلیفۂ وقت

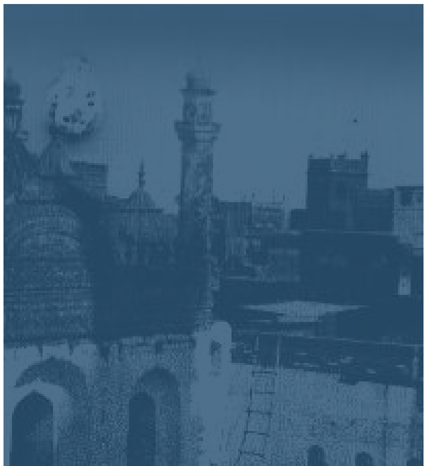

06
كلام الامام امام الكلام

خدمتِ دین کو اِک فضلِ الٰہی جانو

اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

خدمتِ دین کے لئے کیا طریق اپنائے جا سکتے ہیں

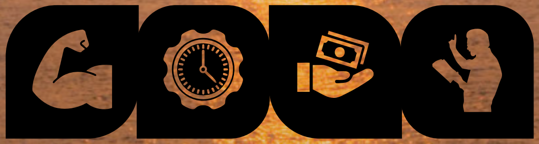

فہرست

09
جماعت کی خدمت کی اہمیت

اشاعت ٹیم

صدر مجلس
شاہ رخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مُدیر اعلیٰ
عبد النور عابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اردو
حصور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت
رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی
ابدال احمد مانگٹ صاحب

ریویو بورڈ ٹیم ممبران
صادق احمد صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران
عطاء الکریم گوہر صاحب
اسد علی ملک صاحب
ثمر فراز خواجہ صاحب
فراست احمد بشارت صاحب

ڈیزائن
حنان احمد قریشی صاحب

قال الله

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ ؕ
الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ

تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

(سورۃ آلِ عمران، آیت 111)

قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ وَالْغَدْوَةَ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

حضرت سہل بن سعدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جو اللہ کی راہ میں صبح کو جاتا ہے وہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔

(صحيح مسلم كتاب الإمارة، باب 30، حديث 3479)

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ

شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لیے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لیے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 561)

فرمانِ خلیفۂ وقت

تو یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مدد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔

(خطبات مسرور جلد اول، صفحہ 318)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

پس جماعت کی ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ نوجوانوں کو چاہئے کہ اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔۔۔ نوجوانوں میں دین کا شوق پیدا کیا جائے اور وہ پہلے سے تیاری کر لیں تاکہ جب سلسلہ کے پھیلانے کے دن آئیں یہ تیاری ہمارے کام آسکے اور جس جس قربانی کی بھی اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہو ہم اس سے دریغ نہ کریں اور ہم پہلی قوموں سے اچھا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 349)

جماعت کی خدمت کی اہمیت

تحریر از ارسلان احمد

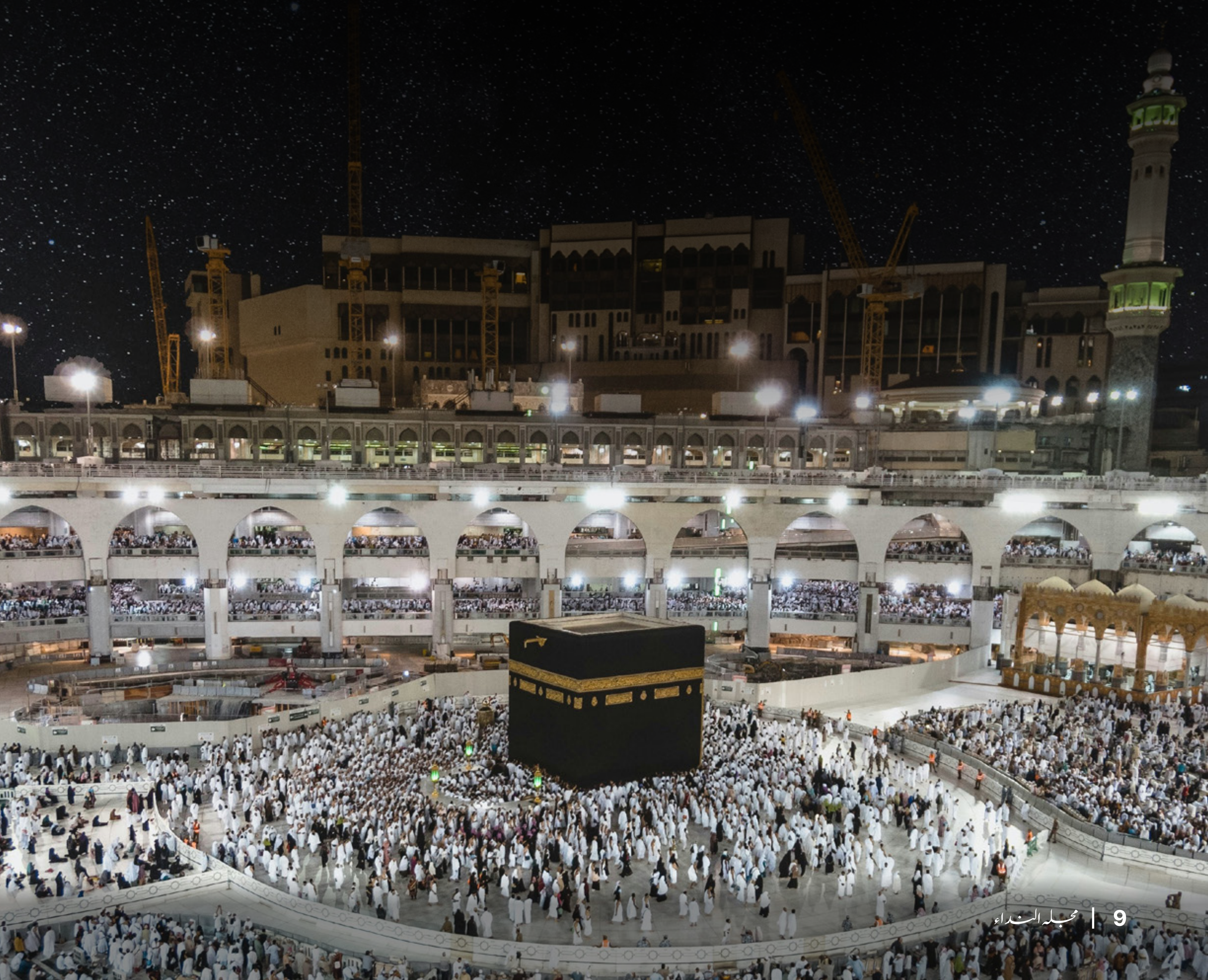

اللہ تعالیٰ کا بہت فضل و احسان ہے کہ ہم ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے آپ فرمائی ہے۔ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا وہ پودا ہے جس کی تقدیر میں بڑھنا اور پھولنا لکھا جا چکا ہے۔ یہ جماعت 'قادیان' نامی چھوٹی بستی سے شروع ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے 200 سے زائد ممالک میں پھیل گئی۔ یہی وہ آخرین کی جماعت ہے جس سے دین و دنیا کا امن وابستہ ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس عظیم امانت کو کون سنبھالے گا؟ اس جماعت کی ترقی تو ازل سے لکھی جا چکی ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس ترقی میں حصہ لینے والے بنتے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو خوشخبری عطا فرمائی کہ اس بڑھتی ہوئی جماعت کی مدد یقیناً وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم خود آسمان سے وحی کریں گے جیسا کہ فرمایا

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

(تذکرہ صفحہ 712)

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایسی مبارک قوم عطا فرمائی جنہوں نے دین کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا اور ان کا وجود ان کی نسلوں کے لئے برکت کا موجب بن گیا۔ ایسے وجود خدا تعالیٰ ضرور اپنی جماعت کو عطا کرتا چلا جائے گا۔

پس کیا ہم ان مبارک لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں؟

دین کی خدمت ایسا مبارک کام ہے جس سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت میں مشغول رہتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اس کی خدمت میں لگا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں دین کی خدمت کو ایک ایسی تجارت کے مشابہ بیان فرماتا ہے جس سے ان کی تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جیسا کے اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞

(سورۃ الصف، آیت 11-12)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی؟ تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو، یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس اے میری بھائیو! اس آیت پر غور فرمائیں۔ لوگ دنیا میں سعی کرتے ہیں، کبھی انہیں نفع پہنچتا ہے اور کبھی نقصان۔ لیکن خدا تعالیٰ ہمیں ایسی راہ کی طرف بلاتا ہے جس میں نفع ہی نفع ہے۔ اس کا نفع صرف اس دنیا تک محدود نہیں رہتا بلکہ دوسرے جہاں میں بھی کامیابی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خدمت کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے گا اُس کے لئے قیامت کے دن نُور ہوگا۔ (ترمذی کتاب فضائل الجہاد)

حضرت مسیح موعودؑ بھی اپنی قوم کو دینی خدمت کی طرف رغبت دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے بھی طلب دین اور ترقی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا۔ سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے، پس میں بھی خدا تعالیٰ کے ان ہی الفاظ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ

"تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْمٍ"

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 528)

اب سوال یہ ہے کہ دین کی خدمت کیسے کی جاسکتی ہے؟ قرآنِ کریم میں دین کی خدمت کے کافی ذرائع بیان ہوئے ہیں۔ انسان مال کے ذریعہ سے دین کی خدمت کرسکتا جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ کہ **مال** کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ پس مال کے ذریعہ سے دین کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور دین کو تقویت ملتی ہے۔ پھر ہم دین کی خدمت **تبلیغ** کی ذریعہ سے بھی کرسکتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ یعنی اچھی طرح پہنچادے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ پس تبلیغ کے ذریعہ سے نیک روحوں کو دین کی طرف رہنمائی ملتی ہے اور دین کو مزید ترقی ملتی ہے۔ جو اشخاص مال و علم میں قلت رکھتے ہیں وہ اپنے وقت کے ذریعہ سے بھی دین کی خدمت کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مال کی بعد وَاَنْفُسِكُمْ فرماتا ہے یعنی جان کے ذریعہ بھی دین کی خدمت کو۔ پس ہر انسان اپنی **جان و وقت** پر ملکیّت رکھتا ہے۔ پس چاہیے کہ ہم اپنے وقت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ میں شامل ہو جائیں۔ جو شخص اسکی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ ضرور دعا کے ذریعہ دین کی خدمت کرسکتا ہے جیسے کہ فرمایا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو۔ پس کوئی بھی موقع دینی خدمت کا ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے بلکہ دین کی خدمت کے مواقع تلاش کرنے چاہیے۔ جیسے نبی ﷺ فرماتے ہیں اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (بخاری حدیث نمبر 1417) کہ کوئی بھی نیکی کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دو بلکہ کھجور کے برابر نیکی کے ذریعہ سے بھی اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچاؤ۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

حضرت مصلح موعودؓ اپنے اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

کبھی خدمتِ دین کرکے اس پر فخر نہیں کرنا چاہیے یہ خدا کا فضل ہوتا ہے کہ وہ کسی کو خدمتِ دین کی توفیق دے نہ بندہ کا احسان کہ وہ خدمتِ دین کرتا ہے۔ اور یہ تو حد درجہ کی بیوقوفی ہے کہ خدمتِ دین کرکے کسی بندہ پر احسان رکھے یا اس سے کسی حاصل سلوک کی امید رکھے۔ بعض لوگ دینی کاموں میں حصہ لینے سے اس خیال سے ڈرتے ہیں کہ لوگ برا کہیں گے یا ہنسی کریں گے حالانکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بدنام ہونا ہی اصل عزت ہے۔ اور کبھی کسی نے دینی عزت حاصل نہیں کی جب تک دنیا میں پاگل اور قابلِ ہنسی نہیں سمجھا گیا۔ (اخبار الحکم جلد 22۔ 17 اکتوبر 1920ء)

میں اپنے مضمون کا اختتام حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک الفاظ پر کرتا ہوں، آپؑ اپنی جماعت کے افراد کو دینی خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بہ ماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو تو اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کرکے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا بنائے اور خدا تعالیٰ کے دین کی احسن رنگ میں خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

پس ہمارا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نازل ہوا دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔

(مشعل راہ جلد اول، صفحہ 346)

بعض لوگ حماقت سے
یہ سمجھتے ہیں کہ جو
تقریر اور تحریر کرے وہی
مبلغ ہے۔ حالانکہ اسلام
تو ایک محیط کل مذہب
ہے۔ اس کے احکام کی
تکمیل کے لئے ہمیں
ہر قسم کے آدمیوں کی
ضرورت ہے۔

(الفضل 14 مارچ 1944)

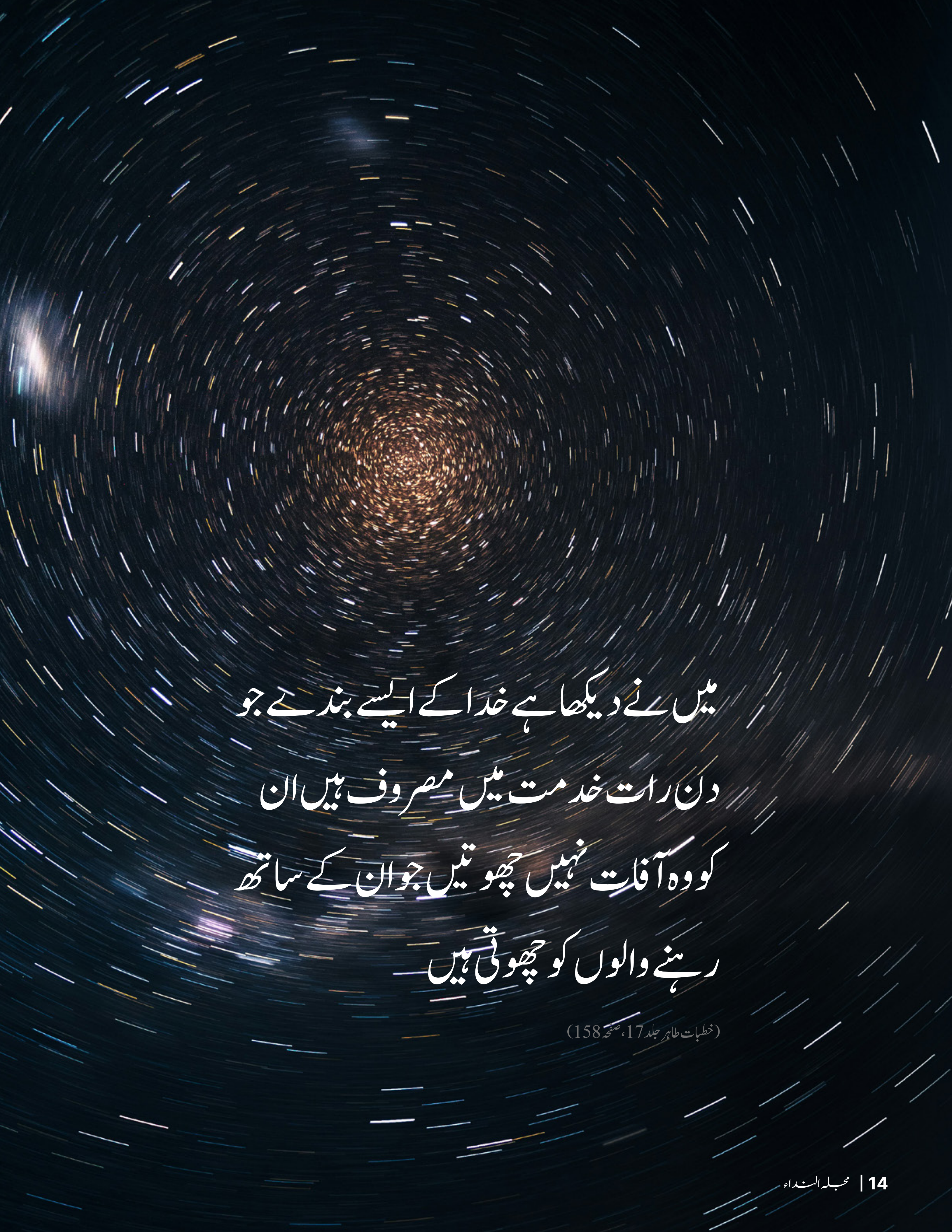

میں نے دیکھا ہے خدا کے ایسے بندے جو
دن رات خدمت میں مصروف ہیں ان
کو وہ آفات نہیں چھوتیں جو ان کے ساتھ
رہنے والوں کو چھوتی ہیں

(خطبات طاہر جلد 17، صفحہ 158)